Oriental College Magazine, Vol.101, No. 02, Serial No. 380, 2025

مولانا آزاد لائبریری (علی گڑھ) میں مثنوی نیرنگ عشق کے قلمی نسخوں کا تعارف

نصرت فاطمہ، پی ایچ ڈی
ریسرچ اسکالر فارسی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا

Introduction to the Manuscripts of Masnawi ‘Nairang e Ishq’ in Maulana Azad Library

Nusrat Fatima, PhD
Research Scholar Persian
Aligarh Muslim University, Aligarh - India

Abstract

The Masnawi ‘Nairang e Ishq’ is a famous and unique love story of Persian literature which contains homosexuality. This story is related to a village of Punjab in which the love between the two people named Shahid (beloved) and Aziz (lover) is narrated. Shahid and Aziz are the two main characters of this story. Apart from this, another love story of Shahid and a girl named Wafa is narrated in this Masnawi .This masnawi was composed by a famous and renowned sufi poet of Punjab ,Muhammad Akram Ghanimat Kunjahi(17^{th} c).Under this article ,the manuscripts of the aforementioned Masnawi that are available in the famous Library Maulana Azad, Aligarh, India ,have been introduced .Where a total of fifteen(15) manuscripts of this Masnawi are available ,which are in different collections such as University Collection, Sulaiman Collection, Habib Ganj, Abdul Salam, Jawahar and Subhan Allah Collection.

Keywords:
Love, Homosexuality, Manuscripts, Masnawi, Shahid, Aziz, Punjab, Persian, Abdul Salam

مثنوی نیرنگ عشق فارسی ادب میں ایک انوکھی عشقیہ داستان پر مشتمل مولانا محمد اکرم غنیمت کنجاہی کی ایک مثنوی ہے جو "امرد پرستی" (Pederasty) یعنی ہم جنس پرستی پر مشتمل ہے جس میں شاہد (معشوق) اور عزیز (عاشق) نامی دو اشخاص کی عشقیہ داستان کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ مثنوی ایک حقیقی واقعات پر مشتمل ہے جو پنجاب کے کسی گاؤں میں رونما ہوا۔ اس طرح کا موضوع چونکہ ادب میں خواہ عربی ،فارسی، اردو یا پھر انگریزی زبان میں بہت کم یاب ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہ مثنوی منظر عام پر آئی تو فارسی ادب میں اسے کافی شہرت حاصل ہوئی۔ اس کی اسی شہرت و مقبولیت کے پیش نظر فارسی میں اس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں۔ اس کے علاوہ دیگر زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے ساتھ ہی اس مثنوی کے جواب میں دیگر مثنویاں بھی لکھی گئیں۔

مولانا محمد اکرم غنیمت کنجاہی کا شمار گیارہویں صدی ہجری یعنی سترہویں صدی عیسوی جو مغل حکمران بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کا زمانہ حکومت تھا، کے عہد کے مشہور صوفی شعراء میں شمار کئے جاتے تھے۔ آپ قادریہ سلسلہ سے وابستہ تھے اور شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے عقیدت مندوں میں سے تھے، اسی بنا پر شیخ محمد صالح کے مریدین خاص میں سے تھے کیونکہ ان کے پیر و مرشد سلسلہ قادریہ کے بڑے بزرگوں اور ارادت مندوں میں سے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ غنیمت بھی شروع سے ہی تصوف کے اسرار و رموز سے واقف تھے جس کے سبب ان کی شاعری میں تصوف کا رنگ غالب ہے۔ مثنوی غنیمت بظاہر تو ایک عشقیہ مثنوی ہے لیکن مثنوی کا اصل مقصد مجازی عشق کے راستے حقیقی عشق تک پہنچنا ہے۔ مذکورہ مثنوی غنیمت کی شاہکار تصنیف ہے۔ اس کے علاوہ شاعر کی دیگر تصانیف میں ایک دیوان ہے جو طبع زاد ہے۔ کچھ نثری رسائل مثلاً: مناظرہ گل و نرگس انشای غنیمت اور ایک نو دریافت مثنوی 'گلزار محبت' کا بھی پتہ چلتا ہے۔ مثنوی 'نیرنگ عشق' اپنے فصیح انداز بیان کی وجہ سے کافی مقبول و معروف ہوئی۔ یہ ۱۰۹۶ھ / ۱۶۸۵ء میں مکمل ہوئی۔ "گلزار بہار رنگین" سے اس کی سن تاریخ بر آمد ہوتی ہے۔ کل پندرہ سو (۱۵۰۰) اشعار پر مشتمل ہے۔(۱)

مثنوی کا مختصر خلاصہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے:

"پنجاب میں ایک غریب گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا جو شوکت حسن سے مالا مال تھا۔ اس کا نام شاہد رکھا گیا۔ باپ اس کی ولادت سے پہلے فوت ہو گیا تھا۔ لڑکا دس سال کا ہوا تو قیامت نکلا۔ اس کے حسن کے چرچے ہوئے۔ ایک مرتبہ اس کے شہر میں مقلد پیشوں کی ایک جماعت پہنچی۔ انہوں نے شاہد کی ماں کو روپیہ دے کر شاہد کو اپنی جماعت میں شامل کر لیا۔ اور اسے رقص و سرود کی تعلیم دی۔ کچھ عرصے کے بعد اسے ساتھ لے کر چل دیئے۔ ایک شہر میں پہنچے جس نے دیکھا اس کے حسن پر اش اش کرتا۔ جب اس کے

حسن کی گونج دور دور تک پہنچی تو محتسب کو حکم ہوا کہ اس فتنے کو دور کرے، محتسب اسے دیکھ کر خود اپنے بس میں نہ رہا۔ آخر قاضی کے حکم سے مقلدوں کو شہر سے باہر نکال دیا گیا۔ امیر شہر کے ولی عہد عزیز کو بھی دوستوں کی معرفت شاہد کی رعنائی اور دلفریبی کی اطلاع پہنچی۔ عزیز نے چوری چھپے محفل رقص منعقد کی۔ شاہد کو دیکھ کر وہ دل و جان سے فریفتہ ہو گیا۔ اسے اپنے گھر لا کر آرایش کے تمام سامان مہیا کیے۔ خواجہ سرا نے امیر کو اس حال سے باخبر کیا، جس کے حکم سے شاہد کو گھر سے باہر نکال دیا گیا۔ عزیز تاب فراق نہ لا کر اس کے پیچھے چل دیا۔ باپ شفقت پدری سے مجبور ہوا اور اس نے دونوں کو واپس بلایا۔ دونوں اکٹھے رہنے لگے۔ شاہد مدرسے میں رہنے لگا۔ چند سال گزر گئے۔ اب شاہد جوان ہو چکا تھا۔ ایک دن وہ شکار کو نکلا۔ عزیز اور دوسرے ساتھی بھی ہمراہ تھے۔ ہرن کا تعاقب کیا۔ وہ خود دور نکل گیا اور ساتھیوں سے بچھڑ گیا۔ ایک گاؤں میں پہنچا جہاں پنگھٹ پر گاؤں کی البیلی دوشیزائیں جمع تھیں۔ شکار کو گیا تھا۔ خود کسی کی تیر نظر کا شکار ہو گیا۔ وہ گاؤں کے زمیندار کی لڑکی تھی۔ شاہد رات اسی گاؤں میں ٹھہرا۔ اچانک اسی رات افغانوں نے چھاپا مارا لوٹ مار کی اور بہتوں کو گرفتار کر کے لے گئے۔ شاہد اور اس کی محبوبہ بھی اسیر ہوئے۔ شاہد کے ساتھی اس کی تلاش میں آئے اور گاؤں میں آکر یہ ماجرا سنا۔ انہوں نے افغانوں کی جائے پناہ پر حملہ کیا۔ شاہد اور اس کی محبوبہ کو نجات دلائی۔ شاہد نے اپنی منظور نظر کو حاصل کرنے کے لئے ایک بڑھیا کی خدمات حاصل کی جس سے لڑکی کے والد کے پاس رشتے کا پیغام دیا۔ وہ عورت خود تو وہاں ٹھہری رہی اور لڑکی کے ساتھ خفیہ ملاقات کر کے اسے ایک فقیر کے ہمراہ وہاں سے نکلوا دیا۔ شاہد اپنی محبوبہ کو لے کر ایسا غائب ہوا کہ پھر اس کی خبر نہ ملی۔ اس کا عاشق دوست یعنی عزیز اس کی جدائی میں دیوانہ ہو گیا۔ اور اس طرح مجازی محبوب کے ذریعے حقیقی محبوب سے جا ملا۔"

مذکورہ مثنوی کو متعدد ناموں سے جانا جاتا ہے۔ بعض نسخوں میں اسے مثنوی نیرنگ عشق بعض میں 'مثنوی غنیمت' اور کہیں کہیں 'شاہد و عزیز' یا 'عزیز و شاہد' اندراج کیا ہوا ملتا ہے۔ اس کے بے شمار نسخے ہندوستان اور بیرونی ممالک کے کتب خانوں میں دستیاب ہیں۔ یہ مثنوی چونکہ کئی بار طبع ہو چکی ہے اس لئے قلمی نسخوں کے ساتھ ساتھ اس کے مطبوعہ نسخے بھی کتب خانوں میں موجود ملتے ہیں۔

مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ میں 'مثنوی نیرنگ عشق' کے کل پندرہ قلمی نسخے موجود ہیں جو یہاں کے الگ الگ کلیکشن کی زینت بنے ہوئے ہیں جن میں سے چار یونیورسٹی کلکشن میں، دو سبحان اللہ کلکشن میں، تین سلیمان کلکشن میں، چار جواہر کلکشن میں، ایک حبیب گنج کلکشن میں اور ایک عبدالسلام کلکشن میں ہے۔ ان میں سے کچھ نسخے صاف، لائق خوان اور بہترین صورت میں ہیں جبکہ کچھ ناقص الطرفین ہیں تو کچھ صرف ناقص الاول تو کچھ صرف ناقص الوسط اور کچھ ناقص الآخر ہیں۔ کوئی کوئی نسخہ اس قدر

بوسیدہ، خستہ ،افتادہ اور کرم خوردہ ہے کہ اس کو پڑھنے میں کافی دشواری اور مشکل در پیش آتی ہے۔ ترقیمے میں مندرج سنِ کتابت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نسخہ کتنا قدیم اور جامع ہے۔

ذیل میں انھی مذکورہ نسخوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے:۔

یونیورسٹی کلکشن:

ا۔(ضمیمہ نمبر ۷۷ فارسی ادب)

یہ نسخہ ۵۳ اوراق پر مشتمل ہے۔خط نستعلیق میں ہے۔نسخہ اچھی حالت میں نہیں ہے ،سیاہی کا رنگ ہلکا ہے۔کاغذ نہایت خستہ اور خراب ہے۔کتابت بھی صاف نہیں ہے۔درمیان سے کہیں کہیں افتادہ اور کرم خوردہ ہے۔

نسخہ کا آغاز ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' سے ہوتا ہے۔اس کے بعد مثنوی کے پہلے شعر سے نسخہ کا آغاز ہے:

بنام شاہد نازک خیالان　　　عزیز خاطر آشفتہ حالان

نسخہ کا پہلا عنوان"کتاب از ریختن زنگہ سبحہ در مقام توحید و گلگونہ سازی چہرہ نیرنگ عشق از خوندل خوردن در عرصہ تفرید"ہے۔پورا نسخہ ۲۹ عنوانات پر پھیلا ہوا ہے۔عنوان کے لئے لال سیاہی کا استعمال کیا گیا ہے۔ہر برگ پر حاشیہ راست وچپ مندرج ہے جو کالی سیاہی سے مرقوم ہے۔ہر ورق پر چودہ سطریں ہیں۔

مطبوعہ اور قلمی نسخوں میں ''خاتمہ کے آخری چھ اشعار کو مذکورہ نسخہ میں 'مناجات' عنوان کے زیر تحت پیش کیا گیا ہے۔جیسے:

الٰہی گرچہ عصیان شد شعارم　　　کز مہارا ھنوز امید وارم
نصیب اندوز فیض سرمدم کن　　　جبین سای جناب احمدم کن

بنامش دہ زبان راشوق تکرار　　　بر ایمان ختم کن کار من زار
برای من شفیع محشرش کن　　　وگر خاکم کنی خاک درش کن
بیا ساقی بیا ای قبلۂ شوق　　　کہ دور آخر شد و باقیست این ذوق

نسخہ کا خاتمہ ذیل کے شعر سے ہوتا ہے:

شرابی دہ کہ باشد غارت　　　ہوش چکیدن کن کبابم رافراموش

ترقیمہ کی عبارت درج ذیل ہے:۔

تمت تمام شد نسخہ نیرنگ عشق کہ تصنیف محمد اکرم ماہ ذوالحجہ ۱۲۱۶ھ بوقت یکپاس روز بر امدہ برای خاطر داشت لالہ صاحب رام صورت انصرام یافت۔

قاریا بر من مکن چندین عتاب　　　گر خطای رفتہ باشد در کتاب

اس نسخہ کی کتابت ۱۲۱۶ھ میں ہوئی یعنی مثنوی کی سن تصنیف (۱۰۹۶ھ) کے ۱۲۰ سال بعد۔ اس کے کاتب لالہ صاحب رام ہیں۔

مخطوطہ کا سائز: ۰.۷×۴.۸　　　حوض سطر: ۶.۱ × ۳.۳

۲۔(نمبر ۱۰۲/۲فارسیہ ۲)

مخطوطہ کی مجموعی تعداد ۲۴۶ اوراق ہے جس میں دو نسخے شامل ہیں۔ پہلا نسخہ مثنوی "شاہ و گدا" کا ہے جو ورق اول سے ورق ۱۰۹ تک ہے دوسرا نسخہ مثنوی "نیرنگ عشق" کا ہے جو ۱۱۰ سے ۲۴۶ ورق تک ہے ۔خط نستعلیق میں ہے۔ نہایت بوسیدہ، خستہ اور خراب حالت میں ہے۔ افتادہ اور کرم خوردہ ہے۔ کاغذ نہایت خستہ اور خراب ہے اور کتابت بھی صاف نہیں ہے۔

مجدول نسخہ ہے۔ اس میں ہر شعر کے مصرعے کے درمیان جدول قائم ہے۔

نسخہ کا آغاز و انجام سابق الاول ہے۔ سر ورق پر "ہوا الغنی" لکھا ہے۔ اس کے بعد لال سیاہی سے داستانہا ابیات تعداد غنیمت (۱۵۰۰) مرقوم ہے۔ نسخہ کا پہلا عنوان درج ذیل ہے۔

"غازی پردازی رخسار شاہد کتاب از ریختن رنگ سخن توحید گلگونہ سازی نیرنگ عشق از خون دل خوردن در عرصہ تعرداز تقلید۔"

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم و تمم بالخیر

مثنوی کے پہلے شعر سے نسخہ کا آغاز ہے۔ پورا نسخہ ۲۸ عنوانات پر مشتمل ہے اور ہر ورق پر ۱۱ سطریں ہیں۔ عنوان کے لئے سرخ سیاہی کا استعمال کیا گیا ہے۔

مخطوطہ کے آخر میں ۲۵ فروری ۱۹۵۵ درج ہے۔

ترقیمہ کی عبارت اس طرح ہے:

"تمام شد کتاب مثنوی دلپزیر نیرنگ عشق تصنیف ملا محمد اکرم۔"

آخری ورق پر حاشیہ چپ پر یہ عبارت لکھی ہے: "نیرنگ عشق بہ مثنوی غنیمت کنجاہی مصنفہ ملا محمد اکرم غنیمت (شاہد شروانی)۔"

ترقیمہ کے ذریعے کاتب اور سنِ کتابت کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ نسخہ کے آخر میں جو ۲۵ فروری ۱۹۵۵ء درج ہے شاید وہی اس کی سن کتابت کی تاریخ اور شاہد شروانی شاید اس کے کاتب ہوں۔ واللہ اعلم

مخطوطہ کا سائز: ۵.۹ × ۳.۸ حوضِ باریکہ کا سائز: ۴.۸×۳.۱

حوضِ باریکہ کے لئے سیاہ اور زرد سیاہی کا استعمال ہوا ہے۔

۳۔(نمبر ۱۲۰فارسیہ ۲)

یہ نسخہ ۶۵ اوراق پر مشتمل ہے۔خط نستعلیق میں ہے۔ سر ورق پر ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' لکھا ہے۔ آغاز وانجام سابق الاول ہے۔ پورے نسخے میں کہیں لال سیاہی کا استعمال نہیں ہے۔اس میں عنوان نہ لکھ کر اس کی جگہ کو خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ متن کی تحریر باریک ہے۔ ہلکی سیاہی کا استعمال کیا گیا ہے کتابت صاف نہیں ہے۔ جس سے پڑھنے میں تھوڑی دشواری ہوتی ہے۔ ہر برگ پر ۱۳سطریں ہیں۔

آغاز: بنام شاھد نازک خیالان عزیز خاطر آشفتہ حالان

انجام:

سراب دہ کہ باسد غیرت ہوس چکیدن کن کبابم رافراموش (قلمی نسخہ)

(شراب دہ کہ باشد غارت ہوش چکیدن کن کبابم رافراموش) (۲)

ترقیمہ کی عبارت لائق خواندہ نہیں جس سے اس کے کاتب کا پتہ نہیں چلتا۔کتابت کی تاریخ ۱۲۴۷ھ / ۱۸۶۹ء ہے۔اصل تصنیف کے ۱۵۱ سال بعد کتابت کی گئی۔

مخطوطہ کا سائز: ۵.۴×۳.۸ حوض سطر: ۳.۹×۲.۲

۴۔(نمبر ۳۹فارسیہ ۲)

۶۰ اوراق پر مشتمل ہے۔ مجدول نسخہ ہے۔ آغاز و انجام سابق الاول ہے۔ مکمل نسخہ ہے۔ خط نستعلیق میں ہے۔صاف اور لائق خواندہ ہے۔ درمیان میں کہیں کہیں افتادہ اور کرم خوردہ ہے۔ عنوانات کے لئے لال سیاہی کا استعمال ہے۔ پورا نسخہ ۲۷ عنوانات پر مشتمل ہے۔ کسی کسی ورق پر حاشیہ راست وچپ بھی مندرج ہے جس کے لئے کالی سیاہی کا استعمال کیا گیا ہے۔ ہر ورق پر ۱۳سطریں ہیں۔

نسخے کے سر ورق پر 'ہوا العزیز' مرقوم ہے اس کے بعد "رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم و تمم بالخیر" ہے۔اس کے بعد مثنوی کے پہلے شعر سے نسخہ کا آغاز ہے۔ نسخہ کا پہلا عنوان "نالہ در خواہش دل آرزو مند بر آستان قاضی الحاجات" ہے۔اس میں عنوان کو کہیں کہیں حاشیہ راست میں لکھا گیا ہے۔ آخر میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے جس سے اس کے کاتب اور سن کتابت کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ بس یہ عبارت درج ہے۔

"تمت تمام شد کتاب مثنوی غنیمت معروف بہ نیرنگ عشق"۔ آخری ورق پر متن کی تحریر آدھے حوض باریکہ میں ہے۔

اختتام سابق الاول ہے:

شر ابی ده که باشد غارت هوس　　　　چکیدن کن کبابم رافراموش

مخطوطہ کا سائز:۸.۳×۵.۹　　　　حوض باریکہ کا سائز:۵.۹×۳.۲

جواہر گلکشن:

ا۔(ج ف ادب ۳۵۱)

کل ۲۴ اوراق پر مشتمل ہے۔ناقص الوسط والآخر ہے۔خط نستعلیق میں ہے۔کرم خوردہ اور افتادہ ہے۔ہر ورق پر ۱۵ سطریں ہیں۔

نسخے کے سرورق پر "یافتاح" اور اس کے بعد "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے۔آغاز سابق الاول ہے:

بنام شاہد نازک خیالان　　　　عزیز خاطر آشفتہ حالان

ذیل کے شعر سے مخطوطہ ختم ہوتا ہے:

غبار جلوہ گاھت نالہ جوشی　　　　متاع کاروانت خود فروشی

اس نسخہ میں عنوان درج نہیں ہے بلکہ اس جگہ کو خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔یہ نسخہ نامکمل ہے اس میں صرف آدھی مثنوی کو ہی بیان کیا گیا ہے۔کوئی ترقیمہ نہیں ہے جس سے کاتب اور سن کتابت کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔

مخطوطہ کا سائز:۹.۸ × ۶.۲　　　　حوض سطر کا سائز:۷.۴×۳.۸

۲۔(ج ف ۳۷۷)

یہ نسخہ ۴۹ اوراق پر مشتمل ہے۔خط نستعلیق میں ہے۔صاف اور لائق خواندہ ہے۔ہر برگ پر ۱۳ سطریں ہیں۔سر ورق پر "نیرنگ عشق" مثنوی غنیمت لکھا ہے۔ عنوان کے لئے لال سیاہی کا استعمال ہے۔"بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے بعد مثنوی کا پہلا عنوان "غازہ پردازی رخسارۂ شاہد کتاب از ریختن رنگِ سخن در مقام توحید و گلگونہ سازی چہرۂ نیرنگ عشق از خون دل خوردن در عرصہ تفرید" ہے۔مثنوی کے پہلے شعر سے نسخہ کا آغاز ہے:

بنام شاہدِ نازک خیالان عزیز خاطر آشفتہ حال

مذکورہ عنوان (یعنی حمدیہ اشعار) کے آخری چار اشعار مطبوعہ اور دیگر باقی نسخوں سے مختلف ہے۔ اشعار درج ذیل ہے:۔

دروچون مایہ می دید موجود　　　　ز تاک انگور راز نجیر فرمود

دہانم خود بخود گوہر فشان شد　　　　دعای دولتش ورد زبان شد

الہی تا بود ظل الہی　　　　خطاب مستطاب بادشاہی

جہاں در سایہ اوباد معمور   زروی دولتِ او چشم بد ور

مذکورہ اشعار بادشاہ وقت اورنگ زیب عالمگیر کی مدح میں ہے لیکن کاتب نے اسے حمد یہ اشعار کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے۔

اس نسخہ کا دوسرا عنوان "عشقبازی بتمہید مقدمہ معشوق پرستے بطریق نیاز و ترغیب شاھد گزینی بہ امید بے برون در کوچہ حقیقت از راہ مجاز" ہے اس عنوان کے زیر تحت ذیل کا یہ شعر دیگر مطبوعہ اور قلمی نسخوں میں نہیں ہے۔

بیا ای دل بر آ از خویش بیرون   قدم نہ درہِ فرہاد و مجنون

اس کے بعد بھی دیگر کئی جگہ پر اس نسخے میں کسی عنوان کے اشعار کو کسی دوسرے عنوان کے اشعار کے ساتھ خلط ملط کر دیا گیا ہے جس سے اشعار کی ترتیب اِدھر سے اُدھر ہو گئی ہے۔

آخری شعر:

شرابی دہ کہ باشد غارت ہوش   چکیدن کن کبابم رافراموش

آخر میں ایک ترقیمہ ہے لیکن تحریر لائق خواندہ نہیں ہے جس سے اس کے کاتب کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ بس سن کتابت کا پتہ چلتا ہے جو ۱۲۵۷ھ ہے۔ ترقیمہ میں چند اشعار ہیں جو درج ذیل ہیں۔

"قاریا بر من مکن چندین عتاب   گر خطای رفتہ باشد در کتاب

ان۔۔۔ رفتہ را تصحیح کن   از کرم واللہ عالم بثواب"

مخطوطہ کا سائز: ۶×۸.۲   حوض سطر: ۳.۵×۶.۴

۳۔ (ج ف ادب ۷۷۴)

نسخہ ۶۰ اوراق پر مشتمل ہے۔ مکمل نسخہ ہے۔ خط نستعلیق میں ہے۔ بوسیدہ، خستہ خراب حالت میں ہے۔ کرم خوردہ اور افتادہ ہے۔ درمیان سے سیاہی کا رنگ نکل گیا ہے۔ آغاز و انجام سابق الاول ہے۔

آغاز: بنام شاھدِ نازک خیالان   عزیز خاطر آشفتہ حالان

اختتام کا شعر: شرابی دہ کہ باشد غارت ہوس   چکیدن کن کبابم رافراموش

عنوانات کالی سیاہی سے لکھا ہے اور کہیں کہیں عنوان نہ لکھ کر وہاں خالی جگہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ ہر ورق پر ۱۳ سطریں ہیں۔

ترقیمہ کی عبارت درج ذیل ہے:۔

"الحمد علی افسانہ کہ نسخہ دقیقہ۔۔۔ الفہم مثنوی مولانا مولوے محمد اکرم متخلص بہ غنیمت قدس اللہ سرہ العزیز در بیان قصہ شاہد و عزیز کہ در چستی عبارت و نزاکت معانی و متانت الفاظ رنگینی مضامین بر

ایلخای جامی تفوق۔۔۔بدست العباد محمد عظمت اللہ عفی۔۔۔بتاریخ جمادی الآخر ۱۲۷۶ھ تمام شد۔"

یعنی اس نسخہ کی کتابت ۱۲۷۶ھ میں ہوئی اور اس کے کاتب محمد عظمت اللہ ہیں۔

مخطوطہ کا سائز: ۴.۲×۷.۱ حوض سطر: ۲.۹×۶.۱

۴۔(ج ف ۵۷۷)

۵۲ اوراق پر مشتمل ہے۔ ناقص الاول ہے۔

آغاز: غبار کاروانش رنگ جستہ جرسہا بانگ دلہای شکستہ

مذکورہ شعر سے پہلے کے دس حمدیہ اشعار اس نسخہ میں نہیں ہیں۔

نہایت صاف اور بہترین حالت میں ہے۔خط نستعلیق میں ہے شروع کے درمیانی اوراق افتادہ ہیں۔ ہر ورق پر ۱۵ سطریں ہیں چھبیس (۲۶) عنوانات پر یہ پورا نسخہ مشتمل ہے۔

آخری شعر: شرابی دہ کہ باشد غارت ہوش چکیدن کن کبابم را فراموش

ترقیمہ کی عبارت درج ذیل ہے:

"این نسخہ غنیمت از دست فقیر حقیر احقر العبد سید محمد بتاریخ چہارم شہر محرم الحرام ۱۲۰۸ھ باتمام رسید۔"

یعنی اس نسخے کے کاتب سید محمد ہیں اور کتابت ۱۲۰۸ھ میں ہوئی۔یہ نسخہ اب تک کے مذکورہ نسخوں میں سب سے قدیم ہے۔

مخطوطہ کا سائز: ۷.۷×۵.۴ حوض سطر: ۶×۳.۳

سلیمان کلکشن:

۱۔(نمبر ۷۶۶/۴۱)

مجدول نسخہ ہے۔ناقص الاول وناقص الوسط ہے۔ ۶۱ اوراق پر مشتمل ہے۔خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔صاف، لائق خواندہ اور بہترین حالت میں ہے۔عبارت گہری کالی سیاہی سے رقم کی گئی ہے اور عنوان کے لئے سرخ سیاہی کا استعمال ہوا ہے۔ ہر برگ پر ۱۳ سطریں ہیں۔شعر کے درمیان جدول سازی کی گئی ہے۔

آغاز عنوان درج ذیل ہے:

"نالہ چند در خواہش دل دردمند بر استان قاضی الحاجات ونغمات در سیپند در طلب مقاصد ار جمند بطریق عرضی مناجات یاہاہاہاہاہا۔"

نسخہ کا آغاز ذیل کے شعر سے ہوتا ہے:

الہی از غمت در جگر کن سرشک اباد چشم ابادتر کن

مذکورہ نسخہ میں آغاز کے ۲۲ حمد یہ اشعار کو حذف کر دیا گیا ہے۔ بعد ازاں دیگر عنوانات کو بیان کیا گیا ہے۔

بادشاہ وقت کی مدح میں قلمی اور مطبوعہ نسخوں میں ذیل کا یہ شعر اگر شامل ہے تو دوسرے مصرعے میں تبدیلی کے ساتھ یا پھر اسے سرے سے حذف کر دیا گیا ہے۔ ذیل میں سلیمان گلگشن اور جواہر گلگشن کا مذکورہ شعر ملاحظہ ہو:۔

شعر اس طرح ہے:

جہاں در سایۂ او باد معمور　　　باد۔۔۔ کرامش تادم صور (۳)

جہاں در سایہ او باد معمور　　　زروئی دولتِ او چشم بدور (۴)

بعد ازاں دیگر نسخوں کے ساتھ اگر اس نسخہ کا موازنہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ وقت کی مدح کے بعد ہر نسخے میں عنوان "در کوچہ حقیقت از راہ مجاز" ہے لیکن اس نسخہ میں یہ عنوان سرے سے حذف کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد کا عنوان ''حقیقت بر سبیل دلیل'' میں باقی نسخوں کے برعکس آخری دو اشعار مختلف ہے جو درج ذیل ہے:

بیا ساقی کہ فتح ماست امروز　　　شکست توبہ بابر خاست امروز

جدا از دختر زر بیقرارم　　　علاجم کن دگر طاقت ندارم

کاتب نے اس نسخہ سے وہ پورا واقعہ جس وقت عزیز شاہد کے گاؤں ایک قاصد کے حلیہ میں جاتا ہے، حذف کر دیا ہے۔

نسخہ کا آخری شعر سابق الاول ہے۔

ترقیمہ کی عبارت درج ذیل ہے:۔

" باتمام رسید مثنوی نیرنگ عشق از طبیعت رنگین غنیمت عرف محمد اکبر کنجاہی بتاریخ ہفتد ہم ۱۲۵۰ھ بر تحریر یافت فقط نم نم نم نم۔"

اس کے بعد ایک شعر درج ہے:

نوشتہ بماند سینہ بر سینہ　　　نویسند رانیت فردا امید

ترقیمہ میں کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ہے۔

مخطوطہ کا سائز: ۱۰×۶.۶　　　حوض باریکہ کا سائز: ۷.۷ ×۴.۳

۲۔(نمبر ۴۲ /۷۶۷)

اس میں چار الگ الگ موضوع کے مخطوطے ہیں جس میں پہلا مخطوطہ مثنوی "نیرنگ عشق" کا

ہے، دوسرا "مینابازار" کا، تیسرا "گلزار ابراھیم وخوان خلیل" اور چوتھا مخطوطہ "فوائد الاخلاق" کا ہے۔

"مثنوی نیرنگ" کا مخطوطہ ۴۵ اوراق پر مشتمل ہے۔خط نستعلیق میں ہے۔نہایت صاف، لائق خواندہ اور بہترین حالت میں ہے۔

مخطوطہ کے سرورق پر پہلا لفظ "یا فتاح" لکھا ہے۔اسکے بعد "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے۔

مخطوطہ کا آغاز درج ذیل عنوان سے ہوتا ہے۔

"غازہ پردازی رخسارہ شاہد کتاب ریختن رنگ سخن در مقام توحید وگلگونہ چہرہ نیرنگ عشق وخون خوردن در عرصۂ تقریر و تقلید۔"

بعد ازاں مثنوی کے پہلے شعر سے نسخے کا آغاز ہے:۔

بنام شاھدِ نازک خیالان عزیز خاطر آشفتہ حالان

اس میں عنوان کے لئے کالی سیاہی کا استعمال کیا گیا ہے۔۲۲ عنوانات پر یہ پورا نسخہ مشتمل ہے۔ہر ورق پر ۱۷ سطریں ہیں۔

اختتام:

شرابی دہ کہ غارت رفتہ ہوش چکیدن کن کبابم را فراموش

ترقیمے کی عبارت درج ذیل ہوتا ہے"۔

"نسخہ نیرنگ عشق تمام شد بتاریخ دوازدھم رجب المرجب یوم شنبہ یکپاس روز بر آمدہ۔ ۱۲۵۵ھ"

اس میں کاتب کا نام درج نہیں ہے۔نسخہ کی کتابت ۱۲۵۵ھ ہے۔

مخطوطہ کا سائز: ۹.۸×۶.۳ حوض سطر: ۷.۸×۴.۲

۳۔(نمبر ۷۶۸/ ۴۳)

مجدول نسخہ ہے۔۵۴ اوراق پر مشتمل ہے۔خط نستعلیق اور شکستہ کی آمیزش ہے۔تحریر بہت صاف نہیں ہے درمیانی درجے کی ہے۔لائق خواندہ ہے۔آغاز و انجام سابق الاول ہے۔ہر برگ پر ۱۵ سطریں ہیں۔پورا نسخہ ۲۸ عنوانات پر مشتمل ہے۔کالی اور لال سیاہی دونوں کا استعمال ہے۔عنوانات لال سیاہی سے اور درمیانی متن کی تحریر کو کالی سیاہی سے لکھا گیا ہے۔

سرورق پر "یا فتاح" بعد ازاں "رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر" لکھا ہے۔اس کے بعد مثنوی کے پہلے شعر سے نسخہ کا آغاز ہے۔

بنام شاھد نازک خیالان عزیز خاطر آشفتہ حالان

نسخے کا پہلا عنوان "نالہ چند در خواہش دل دردمند بر آستان قاضی الحاجات و نغمات دلپسند در طلب مقاصد ارجمند بطریق غرض حاجات۔"

ترقیمہ کی عبارت درج ذیل ہے:

"تمام شد ہذا کتاب مسہر بہ نیرنگ عشق المعروف مثنوی غنیمت بتاریخ ۱۸۹۳ء مطابق ششم ماہ صفر المظفر ۱۲۵۲ھ بر طبق سویم ماہ ۱۸۳۶ء بمقام ہاپسر بموجب فرمائش لالہ صاحب بلند مقان والا شان لالہ دیوی۔۔۔صاحب و کیل سرکارد۔۔۔پٹیالہ۔"

ترقیمہ سے پتہ چلتا ہے کہ نسخہ کسی لالہ صاحب کے بیٹے کی فرمائش پر ۱۸۹۳ء لکھا گیا۔

ترقیمہ حوض باریکہ میں کالی سیاہی سے لکھا گیا ہے۔

مخطوطہ کا سائز: ۸.۳×۵.۵ حوض کا سائز: ۸.۳×۵.۱

حوض باریکہ کا سائز: ۷.۱×۸.۳

حوض کی لائن کالے رنگ سے اور حوض باریکہ کی لائن کا رنگ سرخ ہے۔

سبحان اللہ گلکشن:

۱۔(نمبر ۶۹۱۶۵۵۱۴/۵۸)

مجدول نسخہ ہے۔ یہ نسخہ ۴۳ ورق سے ۱۰۱ ورق تک ہے۔ ورق ۴۲ تک مثنوی "قضا و قدر" کا نسخہ ہے۔ یعنی یہ نسخہ ۵۸ اوراق پر مشتمل ہے۔ نسخہ بہت خراب حالت میں ہے۔ بوسیدہ، خستہ اور درمیان سے کرم خوردہ ہے۔ جگہ جگہ سیاہی کے دھبے لگے ہیں۔ عنوان لال سیاہی سے لکھا ہے۔ ہر ورق پر ۱۳ سطریں ہیں۔

نسخہ ناقص الاول اور ناقص الوسط ہے۔ آغاز درج ذیل شعر سے ہوتا ہے:۔

"چو شاہد اسپ خود رس کرد مہمیز روان شد اشک عاشق ہم جلور"

نسخے کا پہلا عنوان "رفتن آن از خود رفتہ بر یاد شاہد بلباس قاصد نامہ بدست در شب تاریک و بخلوت خواندن معشوق او را بعد شناختن بہ چراغ افروزے فکر باریک۔" ہے۔

یعنی کاتب نے نسخے کا آغاز مثنوی کے درمیانی حصے سے کیا ہے۔ اور بعض حمدیہ اشعار کو درمیانی اشعار میں خلط ملط کر دیا ہے۔ بعد ازاں چند عنونات کے ذکر کے بعد "نالہ چند در خواہش دل دردمند بر آستان۔۔۔۔۔۔الخ" کا عنوان ہے. اور اس کے بعد سارے عنوان ترتیب سے بیان کئے گئے ہیں۔

ترقیمہ کی عبارت درج ذیل ہے:۔

"بعون عنایت الٰہی کتاب مثنوے غنیمت بتاریخ سب ششم ماہ۔۔۔۱۸۳۴ء بر مطابق دویم ماہ ماہ رجب المرجب ۱۲۴۰ھ بر طبق نوزدھم ماہ اکہن سمت ۱۸۸۹ روز دوشنبہ وقت یکپاس روز بر آمدہ بخط اضعف

العباد ہیچمدان نیاز مخزن پندت زاد ہا کشن دہلوی ضورب اختتام یافت فقط تمام شد۔ تم تم تم۔"

اس نسخہ کی کتابت ۱۲۴۰ھ /۱۸۸۹ء میں ہوئی اور اس کے کاتب پنڈت کشن دہلوی ہیں۔

مخطوطہ کا سائز:۶.۸×۱۰.۸ حوض باریکہ کا سائز:۴.۳×۸.۴

درمیان میں کہیں کہیں حوض باریکہ کے باہر حاشیہ راست وچپ اندراج ہے۔

آخری شعر سابق الاول ہے۔

۲۔(ضمیمہ سبحان اللہ نمبر ۹۲/ ۸۹۱۶۵۵۱۴)

مخطوطہ ۲۷ اوراق پر مشتمل ہے۔خط نستعلیق میں ہے۔کرم خوردہ اور افتادہ ہے۔ہر ورق پر ۱۵ سطریں ہیں۔

سر ورق پر "یا فتاح" مثنوی غنیمت شاہ لکھا ہے۔اس کے ٹھیک نیچے "رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر" ہے۔

آغاز: بنامِ شاھدِ نازک خیالان عزیز خاطر آشفتہ حالان

پہلا عنوان "نالہ چند در خواہش دل دردمند بر آستان۔۔۔۔۔۔الخ" ہے۔اس نسخے میں کاتب نے ہر ورق کے آخر تک اشعار مکمل کرنے کے بعد اس عنوان کے باقی بچے اشعار کو حاشیہ راست وچپ پر مندرج کیا ہے اور اسے کالی سیاہی سے لکھا ہے۔اس کے علاوہ کہیں کہیں عنوان کو حوض سطر کے درمیان میں نہ لکھ کر حاشیہ راست وچپ کی جگہ اندراج کیا گیا ہے اور اس کے لئے سرخ سیاہی کا استعمال ہوا ہے۔

اختتام: شرابی دہ کہ باشد غارت ہوش چکیدن کن کہ باہم رافراموش

ترقیمہ کی عبارت درج ذیل ہے:

"تمام شد نسخہ مثنوی غنیمت بتاریخ یازدھم شہر ربیع الثانی ۱۲۵۷ھ بخط بی ربط گنہگار امید وار۔۔۔۔پروردگار بی نیاز کارساز احقر العباد شیخ عابد علی عفی عبد اللہ بس۔۔۔ہوس نوشتہ بماند سیہ بر سپید نویسندہ رانیت فردا امید۔"

یعنی اس نسخے کی کتابت ۱۲۵۷ھ میں ہوئی اور اس کے کاتب شیخ عابد علی ہیں۔

مخطوطہ کا سائز:۶.۴×۹.۸ حوض سطر:۳.۹×۷.۹

حبیب گنج گلکشن:

۱۔(نمبر ۵۰/۱۳۸)

یہ نسخہ ۵۶ اوراق پر مشتمل ہے۔خط نستعلیق میں ہے۔شروع اور درمیان کے کچھ اوراق بوسیدہ اور خستہ حالت میں ہیں لیکن آخر کے اوراق کی حالت ٹھیک یعنی صاف ہے۔لائق خواندہ ہے۔کہیں کہیں

نسخہ کرم خوردہ بھی ہے۔ آغاز و انجام سابق الاول ہے۔یعنی "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے نسخے کا آغاز ہے اس کے بعد مثنوی کا پہلا شعر ہے۔

بنام شاھد نازک خیالان   عزیز خاطر آشفتہ حالان

ہر ورق ۱۴ سطروں پر مشتمل ہے۔شروع کے (بائیس) ۲۲ حمدیہ اشعار کے بعد پہلا عنوان" نالہ چند در خواہش در دردمند۔۔۔۔۔۔الخ" ہے۔اس طرح پورا نسخہ ۲۷ عنوانات پر مشتمل ہے۔عنوان کے لئے لال سیاہی کا استعمال ہے۔درمیانی متن کے لئے کالی سیاہی کا استعمال ہوا ہے۔

ترقیمہ کی عبارت درج ذیل ہے:۔

" تمام شد مثنوی مولانا غنیمت بروز یکشنبہ بتاریخ دوازدھم در شہر جمادی الثانی بدست فقیر حقیر اضعف العباد عبدالحلیم غفر اللہ ذنوبہ در ۱۲۷۳ھ۔"

یعنی اس نسخے کی کتابت ۱۲۴۳ھ / ۱۸۵۶ء میں ہوئی یعنی اصل مثنوی کی تصنیف کے ۱۷۷ سال بعد اس کی کتابت ہوئی۔اور اس کے کاتب عبدالحلیم غفر اللہ ہیں۔

مخطوطہ کا سائز:۷.۳×۵.۳۹   حوض سطر کا سائز:۵.۸×۲.۶

حبیب گنج کا یہ نسخہ کانپور اور لکھنؤ نول کشور پریس سے ۱۹۲۵ اور ۱۸۴۵ سے طبع ہو چکا ہے۔

(۵)عبدالسلام گلشن:

ا۔(نمبر ۹۳ / ۸۵۶)

مجدول نسخہ ہے،نہایت خوبصورت ہے۔حوضہ اور حوض باریکہ سے اس کی زیبائش و آرائش کی گئی ہے اور اس کے لئے لال اور کالی سیاہی کا استعمال ہوا ہے۔۵۳ اوراق پر مشتمل ہے۔خط نستعلیق میں ہے۔بہترین،صاف اور لائق خواندہ ہے۔متن کے لئے گہری کالی سیاہی کا استعمال ہوا ہے۔ہر ورق پر ۱۵ سطریں ہیں۔نسخہ کا پہلا عنوان درج ذیل ہے:۔

" غازہ پردازی رخسارہ شاہد کتاب از ریختن رنگ سخن در مقام توحید و گلگونہ سازے چہرہ یزمک عشق از خون خوردن عزیز دلہا در عرصہ تفرید۔"

اس کے بعد "بسم اللہ الرحمن الرحیم" لکھا ہے۔مثنوی کے پہلے شعر سے نسخہ کا آغاز ہے۔

بنام شاھد نازک خیالان   عزیز خاطر آشفتہ حالان

آخری شعر:

شرابی دہ کہ باشد غارت ہوش   چکیدن کن کبابم را فراموش

ترقیمہ کی عبارت اس طرح ہے:

"تمت تمام شد کتاب مثنوی غنیمت بدست خط حقیر سراپا تقسیر محمد غفرانخان در شہر ربیع الاول بتاریخ چہاردھم ۱۲۵۴ سنہ ھ۔"

اس کے بعد ذیل کا یہ شعر درج ہے:۔

قاریا بر من مکن چندین عتاب　　　گر خطای رفتہ با من در کتاب

ہر کہ خواند دعا طمع دارم　　　ز آنکہ من بندہ گنہ گارم.

یعنی مذکورہ نسخہ کی کتابت ۱۲۵۴ھ میں ہوئی اور اس کے کاتب محمد غفرانخان ہیں۔

مخطوطہ کا سائز: ۸.۱×۴.۸　　　حوضہ کا سائز: ۷.۵×۴.۵

حوض باریکہ کا سائز: ۴.۵×۲.۸

ہر شعر کے مصرعے کے درمیان جدول قائم ہے۔ مکمل اور صحیح سالم نسخہ ہے۔

مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جن مذکورہ نسخوں کا یہاں ذکر ہوا ہے، سارے نسخوں کی کتابت مثنوی کی سنِ تصنیف سے کئی سو سال بعد کی گئی۔ کوئی بھی نسخہ مثنوی کی سن تصنیف سے قریب تر نہیں ہے اور نہ ہی کوئی نسخہ اصل مصنف کا ہے۔ ہر نسخہ سترہویں صدی کا ہے جبکہ مثنوی کی تصنیف گیارہویں صدی ہجری میں ہوئی یعنی سنِ تصنیف اور کتابت کے درمیان کئی سو سالوں کا وقفہ ہے۔ مذکورہ نسخوں میں سب سے قدیم نسخہ جواہر کلکشن نمبر ۵۷۷ ہے جس کی کتابت ۱۲۰۸ھ میں ہوئی۔ اس کے بعد یونیورسٹی ضمیمہ نمبر ۷۷ ہے جس کی کتابت ۱۲۱۶ھ ہے۔ باقی کے نسخے اس کے بعد کے ہیں۔ اور بعض نسخوں میں سن کتابت بھی مرقوم نہیں جس سے اس کی قدامت اور جدیدیت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ سارے نسخے ایک دوسرے سے مختلف ہیں کوئی بھی نسخہ ایک جیسا نہیں ہے۔ مذکورہ پندرہ نسخوں میں سب سے بہترین، صاف اور مکمل نسخہ عبدالسلام (نمبر ۹۳ /۸۵۶) کا ہے۔ اس کے بعد حبیب گنج کا ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

۱۔ نیرنگ عشق بتصحیح غلام ربانی عزیز
۲۔ مطبوعہ غلام ربانی، ص:۵۵
۳۔ سلیمان نمبر ۴۱/ ۶۶۷
۴۔ ج ف ۷۹۱
۵۔ حبیب گنج کیٹلاگ، ج اول، ص:۱۹۱ (شاعری)

کتابیات و نسخے

۱۔ مثنوی غنیمت۔ قلمی نسخہ مولانا آزاد لائبریری علیگڑھ (ج ف ادب ۳۵۱)
۲۔ مثنوی غنیمت۔ قلمی نسخہ ایم ای ایل علیگڑھ (عبدالسلام نمبر ۹۳/ ۸۵۶ ف)

۳۔ مثنوی غنیمت۔ قلمی نسخہ ایم ای ایل (حبیب گنج ۵۰/ ۱۳۸)

۴۔ مثنوی غنیمت۔ قلمی نسخہ ایم ای ایل (اضمیمہ سبحان اللہ نمبر ۸۹۱۶۵۵۱۴ / ۹۲)

۵۔ نیرنگ عشق۔ قلمی نسخہ ایم ای ایل علیگڑھ (ج ف ۷۷۵ ادب)

۶۔ نیرنگ عشق۔ قلمی نسخہ ایم ای ایل علیگڑھ (ج ف ادب ۷۷۴)

۷۔ نیرنگ عشق۔ قلمی نسخہ ایم ای ایل علیگڑھ (سلیمان کلکشن نمبر ۴۱/ ۷۶۶)

۸۔ ایضاً، (ج ف ادب ۷۷۳)

۹۔ ایضاً، (سلیمان کلکشن نمبر ۷۶۷ / ۴۲)

۱۰۔ ایضاً۔ (سلیمان کلکشن نمبر ۷۶۸ / ۴۳)

۱۱۔ ایضاً، (یونیورسٹی کلکشن نمبر ۳۹)

۱۲۔ ایضاً، (یونیورسٹی نمبر ۱۲۰ فارسیہ ۲)

۱۳۔ ایضاً، (سبحان اللہ نمبر ۸۹۱۶۵۵۱۴ / ۵۸)

۱۴۔ ایضاً، (یونیورسٹی نمبر ۱۰۲ / ۲)

۱۵۔ ایضاً، (یونیورسٹی ضمیمہ نمبر ۷۷ فارسی ادب)

۱۶۔ تصحیح مثنوی ' نیرنگ عشق '، غلام ربانی عزیز، ۱۹۶۲

۱۷۔ مطبوعہ مثنوی 'نیرنگ عشق 'منشی نول کشور بریس لکھنؤ، ۱۹۲۶ء

References

1. Nairang e Ishq edited by Ghulam Rabbani Aziz
2. Ebid , p:55
3. Sulaiman Collection no.766/41
4. Jawahar Farsia no.791
5. Habib Ganj Catalouge, vol 1,p:99 (Poetry)

BOOKS & MANUSCRIPTS

1. Masnawi Ghanimat, Manuscripts (Jawahar farsi adab no.351
2. Masnawi Ghanimat , Ms.MLA (Abdul salam coll. No.856/93 farsi)
3. Masnawi Ghanimat, Ms. MLA(Habib Ganj 138/50)
4. Masnawi Ghanimat, Ms.MLA (Appendix Subhan Allah coll.no.92/89165514)
5. Nairang e Ishq ,Ms.no.MLA (Jawahar farsi 775 Adab)
6. Nairang e Ishq,Ms.no.MLA(Jawahar farsi Adab 774)
7. Nairang e Ishq ,Ms.no.MLA(Sulaiman coll.no.766/41)
8. Nairang e Ishq ,Ms.no.(Jawahar farsi Adab 773)
9. Nairang e Ishq ,Ms.no.(Sulaiman coll.no.42/767)
10. Nairang e Ishq ,Ms.no.(Sulaiman collection no.43/768)
11. Nairang e Ishq,Ms.no.(University coll.39)
12. Nairang e Ishq,(University coll.no.120 farsia 2)
13. Nairang e Ishq , (Subhan Allah coll.58/89165514)
14. Nairang e Ishq ,(University no. 2/102)
15. Nairang e Ishq, (University appendix no.77 farsi Adab)
16. Nairang e Ishq,Ghulam Rabbani eziz ,1962

❖❖❖